سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک تین روپیہ (پیشگی) — ششماہی … ایک روپیہ بارہ آنہ (پیشگی)

جلد ۶ | بمبئی دوشنبہ ۲۲ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۱

مقدس مشنریز

ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے ہیں

چینیوں کو خدا جانے عیسائی مشنریوں سے کیا دشمنی ہو گئی ہے کہ وہ کسی مشنری کو زندہ چھوڑنا نہیں چاہتے آئے دن یہی خبر آتی ہے کہ آج یہاں ایک مارا گیا کل وہاں دو مارے گئے۔ غرض کہ جا بجا۔ یہ وہاں گئے تو تھے لوگوں کو (بقول انکے) خدا کے بیٹے کی راہ بتلانے مگر خود خدا کے بیٹے کے پاس بھیج دئے جاتے ہیں چنانچہ اسی ہفتہ مقام … پر دو مشنری قتل کئے گئے جیسی سی بات پر جھگڑا ہوا … یہاں اگر لوگ انکو اپنے … سے نکالدیں … اگر پہلے ہی … سمجھ لیں تو … اور ہم … مشنری … کو بالکل … جاپانی … قتل …

آخر وہی ہوا

ہم تو پہلے ہی یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ دول یورپ کی فوجوں کا چین میں رہنا کسی نہ کسی روز ضرور رنگ لائیگا اور جب بیٹھے بیٹھے اکتا جائینگی تو آپس ہی میں دو دو ہاتھ ہو جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور گذشتہ ہفتہ فرنچ جاپانی جرمن اور انگریزی فوجوں کے درمیان خونریزی ہو گئی۔ انگلستان امریکا اور جرمنی کی طرف سے فیصلہ تو نہیں ہوا ہے کہ شرارت کس جانب سے ہوئی مگر فرنچ زیادہ معتوب ہو رہے ہیں۔ ہمیں شک نہیں کہ پہلا حملہ فرنچ ہی کی طرف سے ہوا کیونکہ انگریزی سپاہی حفاظت کیلئے مقرر تھے اور انھیں یہ حکم تھا کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہونے پائے چند فرنچ سپاہیوں نے یہ ضد کی کہ ہم اندر ضرور داخل ہونگے باوجود یکہ انگریزوں نے انھیں بہت کچھ سمجھایا اور یہ بتلایا کہ ہماری فیر کرنے کا حکم ہے … اسی جوش میں بھرے ہوئے تھے … انگریزی بہادر پہلا لیتے مگر … انکو … کیلئے تیار ہو گئے … انگریزی اور فرنچ … کی امداد کیلئے جاپانی … انگریزوں کا ساتھ دیا … برٹش … حکام …

چین کی تو قسمت جاگی

چین کی حکومت کے خاتمہ میں کسی قسم کی کسر باقی نہیں رہی تھی مگر ابھی خوش قسمتی کہ دول یورپ کو یہ فکر ہوئی کہ اگر ہم چین پر قبضہ کر لیں تو ایک عالمگیر جنگ کا اندیشہ ہے کچھ یہ ممکن ہی نہیں کہ دو بادشاہ در اقلیمے بگنجند سلطنت چین وہ یہ چاہتے ہیں کہ اسکی سلطنت اسکو سپرد کر کے ہر ایک اپنی جان بچائیں۔ جنگ کے قرضہ کیلئے تمام دول متفقہ کی ضمانت لینے میں بھی ہچکچاہٹ تھی لیکن اس صورت میں ہر طاقت کو یہ خیال ہے کہ اگر چین کی مجموعی سلطنت قائم رہے … چنانچہ ہم ڈپلماسی نے … میں بیان کیا کہ چین کے تاوان جنگ کی ضمانت میں دول یورپ کے شامل ہونے باعث … اس معاملہ میں تمام طاقتیں چین کی مجموعی حالت قائم رکھنے کی کوشش … کیونکہ … تو … سے کام … چین کو اپنی حکومت کے … ہے کا یقین تھا اور … ہمیشہ کیلئے … سلطنت … مطالبہ کریں کہ … دوسری طاقتیں اسکی حفاظت کیلئے تیار ہیں۔

عالی حوصلگی

ہماری فراخ دل گورنمنٹ کی عقل کی داد کیونکر دی جا سکتی ہے اپنے زیر دستوں کے ساتھ رحمدلی سے پیش آنا تو اسکا کام ہے۔ ہمیشہ سے یہی قاعدہ چلا آتا ہے کہ ایام جنگ میں ہر سلطنت کے لوگ اپنے مخالفین کے ساتھ ہی نہیں بلکہ رعایا کے ساتھ بھی سخت بیرحمی اور ظلم و تعدی سے پیش آتے ہیں مگر ہماری فراخ حوصلہ گورنمنٹ نے دنیا کو سبق سکھلا دیا کہ اپنے پنجہ میں پہنچے ہوؤں کے ساتھ کسطرح سلوک کرنا چاہئے۔ جنگ جنوبی افریقہ میں ہزاروں فوج قیدی ہمارے ہاتھ آئے لیکن انکے خوراک پوشاک اور آرام کا کام برٹش گورنمنٹ نے بڑی خوبی کیساتھ انجام دیا۔ جو امریکن ڈچوں کیساتھ انگریزی قید میں پھنسے ہوئے ہیں اون کے متعلقین کو بڑی فکر لگی ہوئی تھی کہ نہ معلوم انکے ساتھ کس بیرحمی اور سنگدلی کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور چونکہ ان سلطنتوں میں دوستانہ تعلق ہے اسلئے اس امید پر کہ امریکن قیدیوں کے ساتھ خاص رعایت کیجائے۔ یہ سوال کیا گیا کہ انکی کیا حالت ہے۔ امریکن وزیر متعینہ کیپ ٹاؤن نے اسکے متعلق مسٹر ہے کو اطلاع دی کہ امریکن قیدیوں کیساتھ خصوصیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہماری رحمدل گورنمنٹ تمام قیدیوں کیساتھ نیک سلوک کر رہی ہے اور وہ بلحاظ قوم کے بھی زیادہ آرام میں ہیں صاحب فرمائیے بھلا کسی دشمن کے ساتھ اس سے بڑھکر اچھا سلوک ہو سکتا ہے جو اپنی قوم کی عزت بچانے کے لئے سر بکف ہو جانے کے معاملہ میں ایسے اعدا قوم کی آرام رسانی کا زیادہ خیال رکھنا اسی گورنمنٹ کا کام ہے۔ اگر گذشتہ یا موجودہ زمانہ کی تاریخ میں دنیا اسکی نظیر پیش کر سکے تو ہم مانتے ہیں مگر جب اندیشہ ہو سیاست کا یہ برٹش گورنمنٹ کے ... سلطنت کو جھوٹ ... [illegible]

بڑی بھاری سازش

اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کا اقبال بھی واقعی قابل ناز ہے۔ انکی سلطنت میں آئے دن ایسی ایسی سازشیں ہوتی رہتی ہیں کہ اگر ایسی سو سلطنتیں بھی ہوتیں تو دم بھر میں تباہ و نابود ہو جاتیں مگر خدا جس کی مدد پر ہو اوسکا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ترکی نوجوانوں کی ایک بڑی جماعت نے جس میں فوجی افسر بھی شامل تھے یہ سازش کی تھی کہ اعلیحضرت تخت سے اوتار دیئے جائیں اور اونکی جائے پر اونکے بھائی رشید تخت نشین کئے جائیں۔ اس سازش کی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اعلیحضرت کی بیدار مغزی و عالی دماغی قصر یلدز کو انکا مرقع نہیں دیکھنے دیتی وہ چاہتے ہیں کہ کسی ایسے حاکم کو تخت پر بٹھائیں جو ہمارا مطیع و منقاد ہو اور ہم اوسکی حکومت کی باگ جسطرف چاہیں پھیر دیں ہمیں اسمیں شک نہیں کہ اگر اس سازش میں خدا نخواستہ انہیں کامیابی ہو جاتی تو ترکی سلطنت کی خیر نہ تھی۔ یہ انہیں کا استقلال اور مدبری ہے کہ مدت سے دول یورپ انکی بیخکنی کی فکر میں لگی رہی ہیں مگر انکی دال نہیں گلتی۔ اس سازش کے بروقت نتیجہ سے قوم اور سلطنت کو بچا لینا فخر ظل اللہ کے سکرٹری عزت بے کو حاصل ہے یہ باغیوں میں مطلقاً ملے جلے اور سازش کے بھید سے واقف ہو کر اعلیحضرت کو انکی بد معاشی سے مطلع کر دیا۔ باغیوں کو بھی اسبات کی خبر لگ گئی اور وہ موقعہ پاکر بھاگ گئے مگر قریب نبا ... گرفتار ہوئے ہیں سخت تعجب تو اس بات پر ہے کہ سازش میں ایک ایسے شخص کے داخل ہو گیا ہے جیسے والد جنرل شاکر پاشا غازی مرحوم نے سلطنت کی حفاظت میں کوئی کسر اوٹھا نہیں رکھی تھی اور اپنی شجاعت کے ساتھ نیک نامی کا غیر فانی سکہ چھوڑ گئے۔ غالباً انہیں یہ بھی گردش ... [illegible]

ہمیں تو یقین نہیں آتا

ڈچوں کے سر پر آزادی کا جن ایسا سوار نہیں ہوا ہے کہ بے سر کٹے وہ جن اوتر جائے۔ اگرچہ ہمارے بہادر سپاہیوں نے اونکے ہوش اوڑا دئے۔ اور اچھی طرح ثابت کر دیا۔ کہ بڑھن کے منہہ آزاد قوم شیر کے پنجہ میں پھنسا ہے مگر پھر بھی اونکی حماقت کا کیا علاج کہ وہ ابتک سیدھے نہیں ہوئے۔ ہماری نرم دل گورنمنٹ نے بہت چاہا کہ یہ لوگ مان جائیں اور بندگان خدا کا خون زیادہ نہ بہے اور اسکو پوری کامیابی بھی ہوئی کہ انکے حسب دلخواہ شرائط صلح پیش کئے۔ اگر کوئی شرط اونکے مخالف تھی تو یہی کہ وہ آزادی جس کے مستحق ہیں وہ قابل ثابت نہیں ہوئے اونسے چھین جائیگی مگر کچھنروں نے ایک نہ مانی اور کہا کہ ہماری آزادی کیونکر چھن سکتی ہے جب ہم میں کوئی متنفس تلوار چلانے کے قابل نہ رہیگا۔ غرضکہ ہر بچہ بوڑھے کا یہی دعویٰ ہے کئی مرتبہ اونکی طرف سے صلح پر رضامندی بھی ظاہر ہوئی مگر جب شرطیں پیش ہوئیں صاف انکار کر گئے۔ اب سننا جاتا ہے کہ جنرل سمٹ اور جنرل ڈیوٹ کا سکرٹری ... سے مقام شانڈرٹن پر پہنچے ہیں کہ صلح کے متعلق گفتگو کریں جنرل ڈیوٹ کے سکرٹری کا روانہ ہونا واقعی قابل حیرت ہے اسلئے کہ ایک مرتبہ جنرل مذکور نے نہایت ضد سے یہ جتا دیا تھا گر کسی بات کا فیصلہ ہو سکتا ہے تو وہ یہی ضد ہے کہ تمام شرطیں منظور۔ مگر آزادی کا چھین جانا کسیطرح سے منظور نہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ اسبات پر اڑی ہوئی ہے کہ ان کے ساتھ ہر طرح کا نرم سلوک کیا جائے مگر آزادی انہیں نام کو بھی نہ دی جائے اب بھلا فیصلہ ہو تو کسطرح ہم تو سمجھتے ہیں کہ یا تو صرف یہ خیال ہی خیال ہے کہ یہ دو افسر صلح کے متعلق گفتگو کرنے کو ملنے گئے ہیں یا انہوں نے ہر کا ... کی غرض سے یہ بات اوڑا دی ہو ... ہرگز ممکن نہیں کہ جبتک ... ڈچ بھی ... [illegible]

آخر بھنڈا پھوٹ گیا

ہندؤن کی ضعیف الاعتقادی بھی واقعی ضرب المثل ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسے لٹو ہو جاتے ہین کہ ایک ادنی شخص کو بھی وہ اپنا دیوتا تصور کرنے مین پس و پیش نہین کرتے۔ ذرا کسی سے خلاف قیاس بات ظاہر ہوئی اور لگا دستی پوجا پاٹ کرنے۔ غرضکہ ان کے معبودون کی تعداد برسات کی کیڑون سے بھی زیادہ ہے موجودہ زمانے مین جیسی چالبازیان ہوتی ہین وہ تو ظاہر ہی ہین۔ مودتین شعبدہ سیکھ لئے اور لگے گروہ بنکر جاہلون کو الو بنانے۔ اب بھلا اس ضعیف الاعتقادی کی بھی کوئی حد ہے کہ ایک ہندو لڑکی نے دعوی کر دیا کہ مین عرصہ ڈھائی سال سے بیٹا آب و دانہ ہون اور لگے لوگ اسکی پرستش کرنے۔ اور پھول چڑھانے لگے خیر یہی ڈاکٹر بھلا کب ایسی باتون پر ایمان لاتے ہین انہون نے کہا ہم تم مجربہ روزگار کی دیا درست کیا چاہتے ہین۔ اس لڑکی کے وید سری بمبئی کے ڈاکٹرون نے درخواست کی کہ ہم اسکی تشخیص کرینگے۔ لڑکی سے ذکر کیا گیا تو وہ اس بات پر راضی ہو گئی غرضکہ یہ لڑکی پونہ سے بمبئی لائی گئی اور ڈاکٹر بھاچندر نے اسکا معائنہ کیا تو انہین حیرت ہوئی کہ ڈھائی برس سے اب و دانہ بغیر اسکی صحت مین ذرا بھی فرق کیسے نہین آیا۔ مطب یہ تجویز ٹھہری کہ اور روز تک ایک ہوادار بنگلہ مین رکھی جائے اور اچھی طرح اسکی حفاظت و نگرانی کیجائے۔ یہ کام بمبئی کے چند معزز قابل ڈاکٹرون نے اپنے ذمہ لیا اور بذات خود باری باری اسکی نگرانی کرتے رہے۔ دو ہی روز مین دیبی صاحبہ کا حال پتلا ہو گیا ضعف و نقاہت سے قدم اٹھانے کے قابل ہی نہ رکھا۔ اتوار کے روز اسنے ہاتھ مین درد ہونیکی شکایت کی۔ ایک ایسا کہ پیرہن تبدیل ہی کی تھی۔ اسوقت لڑکی کے نام مین کوئی سخت چیز معلوم ہوئی جسنے ڈاکٹرون کو مطلع کیا اور انہون نے روٹی ہے اس مرکز شخص کی درخواست کی مگر اسنے انکار کیا اور تو بھانڈا [illegible]

بمبئی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ جہاز ریلوے

معرفت	رقم	مقام	نام
مسعود احمد اسمعیل صاحب	عہ	ترتیب حیدر آباد لشکر گوالیار	فیض محمد خان صاحب ال
	عہ	"	سید آل احمد صاحب
"	عہ	"	سید فضل احمد صاحب
"	عہ	"	سید سجاد علی صاحب
"	عہ	"	محمد رضا خان صاحب بارگر
"	عہ	"	نجف خان صاحب
"	عہ	"	سید احمد حسین صاحب
"	عہ	"	عبد الرزاق خان صاحب
"	عہ	"	میر ممتاز علی صاحب
"	عہ	"	سید حارث علی صاحب
"	عہ	"	سید محمد علی صاحب بارگر
"	عہ	"	سید جعفر علی صاحب
"	عہ	"	سید عباس حسین صاحب
"	عہ	"	میر نیاز علی صاحب
"	عہ	"	سید فرزند علی صاحب
"	عہ	"	شیخ دادا بخش صاحب
"	عہ	"	رحیم خان صاحب سوار
"	عہ	"	سید امیر حسین صاحب
"	عہ	"	احمد علی خان صاحب
"	عہ	"	نذیر محمد خان صاحب
"	عہ	"	سید نظیر حسین صاحب
"	عہ	"	محمد حسین صاحب
"	عہ	"	سید یاد علی صاحب
"	۲؍	"	چودھری نور محمد صاحب ضلع وارکا چندی

ہندی مسلمانون کی مالی مدد

معرفت	رقم	مقام	نام
بمبئی کے ابراہیم صاحب	۸	لشکر گوالیار متفرق	المیہ کرنل محمد میان خان صاحب
"	۱۰	"	دختر کرنل موصوف
"	۸	"	المیہ محمد یار خان صاحب
"	۱۰	"	سلطان محمود خان صاحب
"	۸	"	ڈاکٹر فہیم الدین صاحب
"	۱۲	"	محمد علی خان صاحب
"	۱۰	"	متفرق
"	۱۰	بمبئی	منشی نصیر الدین صاحب
منشی حسین صاحب	۶	"	شیخ ذوالفقار احمد صاحب
"	۸	"	مرزا خان صاحب
"	۴	"	شیخ رحمان صاحب
"	۸	"	سید محمد یوسف
"		"	صاحب سوداگر
۱۴ مع	۱۵		عمر صاحب سوداگر
"	۱۵		قاضی حسین میان صاحب
"	۱۵	"	عبد الرحیم صاحب
"	۱۵	"	محمد صاحب
"	۱۵	"	عبد الرحیم صاحب
	۱۰؍ ۱۱۱		میزان
	۱۳۶		رقم سابقہ
	۲۴۷		میزان کل

جلدی کا بیکلی ہے

انگلنڈ کے لوگ بھی عجب بے صبر ہیں۔ بہادر سپاہی جان
لڑا کر وحشی ڈچون کا مقابلہ کر رہے ہیں اور انکو گمنامی
کو عدم آباد کا رستہ بتا رہے ہیں مگر لوگ ہیں کہ اس کام کو
کھیل سمجھے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ یہی شکایت کرتے رہتے
ہیں کہ اختتام جنگ میں اسقدر تاخیر کیون ہو رہی ہے۔ اسکو
یہ نہیں خیال کرتے کہ غیر ملک پر قبضہ کر لینا کچھ خالہ جی کا
گھر تو ہے نہیں۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اور سر بکف ہو کر یہ بات
حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ چند ہفتوں اتفاقات
ایسے درپیش آئے کہ لوگون کو شکایت کرنیکا موقع مل
گیا۔ لڑائی کا رنگ کبھی ایک طریق پر تو رہتا ہی نہیں
سو دفعہ کامیابی تو ایک آدھ مرتبہ ناکامی بھی ہو جاتی ہے
پس اسی قسم کے مختلف رپورٹون سے لوگون کو یہ خیال ہو
گیا ہے کہ ہم سے وہان کے صحیح حالات چھپائے جاتے ہیں
حالانکہ جنگی آفس نے یہ صاف ظاہر کر دیا کہ لارڈ کچنر کی
طرف سے ہمیں جو رپورٹ وصول ہوتا ہے اوسے ہم بجنسہ
ہدیہ پبلک کر دیتے ہیں لیکن چند متواتر واقعات ایسے
خلاف بیان وقوع میں آئے کہ لوگون کے دل سے گورنمنٹ
کے ممبرون کا اعتبار بھی اٹھ گیا۔ ہمارے مسٹر براڈرک
نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا تھا کہ لارڈ کچنر کے ہر روز
سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں روز بروز تسلی بخش کامیابی
ہوتی جاتی ہے اور اب کچھ دنون میں جنگ کا خاتمہ
ہوا چاہتا ہے مگر کسی روز یہ رپورٹ بھی وصول ہوا کہ
جنرل کرزنگر نے مقام [illegible] پر برٹش [illegible] کو شکست
فاش دیکر جنوب کا رخ کیا ہے۔ اور اسی روز لارڈ کچنر نے
یہی رپورٹ کیا کہ وینٹر سڈرپ پر ڈچون نے سامان رسد پر
حملہ کیا ہم برٹش سپاہی مقتول اور ۳۰ مجروح ہوئے۔ ۱۰۰
[illegible] جنرل کرزنگر نے سخت [illegible] ہم چار [illegible] پر
[illegible] کے متعلق کوئی مفصل حال معلوم نہیں ہوا

سخت تشویش پھیلگئی

لہذا آج تک اس کے بارے میں کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ اس بیچارہ
لوگ تو تعجب نہ ہو کیسے۔ غرضکہ مسٹر براڈرک کی اسپیچ کے
بعد سے اول تو رپورٹ ہی بہت کم وصول ہوئے اور جو
ایک آدھ خبر آبھی گئی تو اوس میں ہماری بدقسمتی ہی
کا ذکر تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی یہ
تشویش بلاوجہ نہیں ہے۔ سب سے بڑی تعجب کی بات
تو یہ ہے کہ موسم سرما میں جب سب کو سردی کرتی ہے
انکا اپنی ٹیڑ کھا رہتی ہے۔ ایسی توپ نے جو ہماری بہادرانہ
حملون سے بالکل بے دست و پا ہو گئی تھی۔ دفعتہً
اتنا سامان فراہم کیا کہ ہمیں ہر جگہ نقصان ہی نقصان
اٹھانا پڑا۔ ایسی حالت میں اس پیشین گوئی کی
تصدیق کا یقین ہوتا جاتا ہے کہ اگر موسم سرما میں
جنگ کا خاتمہ نہوا تو ایک سال بعد بھگتان بھگتنا پڑیگا
اور چونکہ ڈچون کی قوت اٹھارہ ہزار تک پہنچ گئی ہو
لہذا اگر ہماری طرف سے کافی فوج نہ پہنچی تو دقت کا
سامنا ہوگا۔ چنانچہ اسکے بعد ہماری شکستوں کے
رپورٹ آنے لگے۔ جنرل ڈیلیری جیسا شخص بھی جسے
نے زیادہ ہمارے مقابلہ میں کسیکو ناکامی نصیب
نہ ہوئی تھی۔ اب کامیابی سے سو کھیو پڑتا دیر ہے
گذشتہ سنیچر کو لارڈ کچنر نے اطلاع دی کہ جنرل ڈیلیری نے
لاکفونٹین پر ڈکسن کی فوج پر حملہ کیا اور ہمیں سخت نقصان پہنچا
اور پھر اس واقعہ کے متعلق ایسی سست خبرین آنے لگیں
کہ لوگون کے شبہ کو اور قوت ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسی
بہت سی ناگوار خبرین ہیں جنہیں اول تو لارڈ کچنر ہی اپنے
سینہ میں چھپائے رکھتے ہیں اور جو وہان سے کسی طرح آ بھی
گئی تو جنگی آفس اوسکی اشاعت سے پہلو تہی کرتی ہے
اگرچہ لوگون کی تشویش کافی دلیل پر مبنی ہے لیکن ہم بھی کہینگے
کہ واقعات کی پہلو ہی کچھ ایسے بدیہی ہیں کہ خواہ مخواہ
حکام کی طرف سے اشتباہ ہی ہوگئی ورنہ اصل بات تو یہ ہو

کیون تشویش ہو

ہمیں سخت تعجب ہے کہ ٹرانسوال میں ہماری اس قدر
کثیر التعداد فوج پہنچنے پر بھی ابتک فیصلہ جنگ کی صورت
کیون نظر نہیں آتی۔ باوجودیکہ لارڈ کچنر کی رپورٹون سے
یہی ظاہر ہوتا رہا کہ اب ہر جگہ فتح ہو رہی ہے اور
اختتام جنگ میں کوئی کسر باقی نہیں رہی مگر بار بار نقصانات
کی خبرین لارڈ موصوف کی رپورٹ کی کسیطرح تائید نہیں کر
سکتے اور ہمیں اونکی تصدیق میں شبہ کرنیکا موقع ملتا ہے
ایسی حالت میں کہ جب ڈچون کی قوت کو سخت صدمہ پہنچا!
گیا اونکے ہزارہا دلیر بہادر ہماری قید میں پڑے ہوئے ہیں
اونکی قیلی بوتھا نے بھی اونہیں جواب دیدیا۔ اور پھر ہم سمجھے
ہیں کہ اونکا جوش و خروش ابتک وہی باقی ہے جو ابتدا
جنگ میں تھا۔ اور ابتک ہمیں انکے ہاتھون ویسی ہی
زک اوٹھانی پڑتی ہے۔ ان باتون نے اگر انگلنڈ کی پبلک
کو تشویش میں ڈالدیا ہے تو کیا بیجا نہیں ہے۔ ہاں سی کو تشویش
نقصانات کی جو فہرست شائع ہوتی تھی اوسکی دیکھ کر
اونکی آنکھون میں کیا کچھ خون نہ اوتر آیا ہوگا۔ اور اپنے
اپنے عزیزون کے قتل کا کیا کچھ صدمہ نہ ہوا ہوگا اسپر غضب
یہ ہے کہ اونہیں ہر طرح کی امیدیں دلائی جاتی ہیں اور
ہمیشہ یہی خیال لگا رہتا ہے کہ اب فتح کی خوشخبری ہمارے
کانون میں پہونچکر دل دماغ کو فرحت و مسرت بے اندازہ
بخشا چاہتی ہے لیکن یہ وقت نہیں آنے پاتا ہے کہ انہیں
ایک نیا صدمہ برداشت کرنے کے لئے اپنا دل پتھر سا
بنانا پڑتا ہے۔ کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ ایسی
ردی حالت میں بھی ڈچ صرف ایک مہینہ میں ہمارے
بہادر سپاہیون کو موت کی بھینٹ چڑھا چکے۔ افسوس ہو کہ
اس مختصر جنگ نے اسقدر طول پکڑا کہ ہمارے بہادر سپاہیون
کی جرات و شجاعت پر بد ظنی ہونے لگی لیکن تعجب تو یہ ہے
کہ ارباب انگلنڈ بھی حالت پر کیونکر ابتک خواب سے بیدار نہیں
اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس لڑائی نے ہماری شہرت و نیکنامی

اور ایک کروڑ کی منظوری

جنگ ٹرانسوال پھر از سر نو برٹش گورنمنٹ کی آنکھوں میں کھٹک گئی ہے۔ جب دیکھو ہاؤس آف کامنز میں یہی سوال پیش ہوتی رہتی ہے کہ مصارف جنگ کے لئے اسقدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ غضب خدا کا ایک ذرا سی لڑائی میں اسقدر روپیہ خرچ ہوا اگر روس سے جنگ چھڑ گئی تو شاید جاپان روپیہ بھی خزانہ سے ایک کوڑی نہیں نکلیگی۔ مگر نہیں خطہ ہندوستان کو سلامت رکھے پھر روپیہ کے خزانہ کی بھی کیا ہستی ہے۔ اور پھر جنگ ٹرانسوال میں جو خرچ ہوا۔ یہ تو ہماری سرکار دولتمدار کے خزانہ بیشمار کے آگے اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتا ہے جتنی دریا کے آگے ایک قطرہ یا آفتاب کے آگے ذرہ۔ پھر ہمیں خوف کس بات کا ہے۔ دشمنوں کو یہ تو معلوم ہو جائیگا کہ ہماری بہادروں سے الجھنا گویا بھڑ کے چھتے کو چھیڑنا ہے۔ بلکہ تین نکل جائیگا گر نسے پھاڑنا دشوار ہو جائیگا۔ لوگوں کو اس خبر کے سننے سے سخت تعجب ہوگا کہ اختتام جنگ کے وقت ہاؤس آف کامنز نے مصارف جنگ کے لئے ایک کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۰ ہزار کی کیوں منظوری دی۔ کیا پھر ڈچوں نے زور شور مچایا ہے۔ چند ہی روز ہوئے کہ مسٹر براڈرک نے بیان کیا تھا کہ اب ڈچوں کا زور بالکل گھٹ گیا۔ اور کچھ دنوں میں فتح کا ڈنکا بجا چاہتا ہے۔ اور اب بھی اس منظوری کی یہ وجہ بتاتے ہیں کہ اب میدان جنگ میں ڈچ سواروں کی تعداد ۵۰ ہزار ہو گئی ہے۔ ہم اور بھی تعجب سے کہتے ہیں کہ اجی ۵۰ ہزار سوار ڈچ تو ہماری بہادر فوج کے آگے کیا ہستی ہے اگر ۵۰ لاکھ ہوں جب بھی ہم تھوڑے دنوں میں ریزہ ریزہ نہ کر ڈالیں تو ہمارا ذمہ۔ بس انتظام کی تو یہ وجہ ہے کہ دشمن کی آنکھیں کھل جاتیں۔ اور ہم اس خیال سے اضعاف نہ کرتے شہ ملا رکھا ہے کہ انگریزی فوج کی حالت ابتر نہیں رہی بلکہ ہماری دہشت کا جواب وہ ہی تو دو ہی کہیں کر ہیں

وائے بر حال مسلمانان

افسوس صد افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہو گئی ہے کہ زبان پر لاتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے اور زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنی تقدیر کی بھی شکایت نہیں کر سکتے کیونکہ سارا کیا دھرا ہمارا ہی ہے۔ اور جب ہم خود اپنی بہبودی کی صورت نہیں پیدا کرتے تو خدا کیوں مدد دینے لگا تھا کیونکہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ لوگ خود جبتک اپنی حالت نہیں بدلتے اسوقت تک اللہ تعالیٰ بھی اونکی حالت نہیں بدلتا۔ اگر کسی اسلامی کام کیلئے چندہ کی فہرست کھولی جائے تو اسے دیکھتے ہی رئیس زادوں کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔ اگر کوئی اونسے نیک کام میں مدد چاہے تو کانوں میں روئی بھر لیتے ہیں۔ اب یہی دیکھئے کہ حجاز ریلوے کے چندہ کی نوبت پر جہانتک غور کیا جائے تو ایسے حضرات خوش قسمتی سے بہت ہی کم نام نظر آئینگے لیکن کسی ناچ رنگ کے جلسے میں شریک ہونیکا انسے تذکرہ کیجئے۔ پھر دیکھئے کس ذوق و شوق سے بن ٹھنکر حاضر ہوں گے۔ اور ہر شخص یہی کوشش کریگا کہ اپنا جلسہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ چند روزہ کے خواہاں اور رئیس کی حالت تو ایسی قابل افسوس ہو چکی ہے کہ خیال کرتے دل کانپتا ہے۔ ناجائز طریقوں سے اپنے روپئے خرچ کرنے کے سوا تو انہیں کوئی بات نہیں سوجھتی۔ اس عجیب بات کے سنتے ہی باغیرت مسلمانان کو سکتہ ہو گا کہ حیدرآباد کے ایک فیرشت امیر نے الفریڈ تھیٹر کل کمپنی کو ایک مخصوص تماشا دکھانے کے لئے دو ہزار روپئے دئے۔ ان کا منشا تو کام ہی ہے کہ کسی اور کو بچا نسکے ورنہ ان ہاتھوں سے ... کو تیں اور اہیئتیں ہی وہ جھینے نہیں ہیں کا روسہ لگتے ہیں کیونکہ ہمیں زیادہ ۔ الغرض یہ گفتگو ہیں اب خلاصہ یہ ہے جو لیسے مسلمان لوگوں کو ہمیشہ میں تمیز کی طاقت عطا کرے ورنہ اسکا نتیجہ حال ہو گا۔

بیحیائی کی حد ہو گئی

اس زمانہ کی تہذیب نے ہندوستانی مسلمانوں کو کہیں کا نہ رکھا۔ انگریز حضرات بڑا دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے یہاں آکر تعلیم و شرافت ہندوستانیوں کو تہذیب کا سبق سکھلایا مگر ہم تو کہتے ہیں جتنی بد تہذیبی اور بیحیائی انکی بدولت یہاں پھیلی ویسی اور کسی زمانہ میں نہیں پھیلی تھی۔ اگر انہیں باتوں کا نام تہذیب اور روشن خیالی کے معنے آزادی ہیں تو خدا ہمیں اس سے بچائے۔ یہ تہذیب اور آزادی انہیں کو مبارک ہو۔ کہ وہ اپنی بہو بیٹیوں کو تماشہ گاہوں اور جلسوں میں شامل ہونے پر ناز کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اپنی عورتوں کو چار دیواری میں قید کرنے کا الزام دیتے ہیں۔ لندن کے ایک رسالہ موسومہ پائنیر حبیری (امیسورین صدری) میں ایک لیڈی صاحبہ نے لکھا ہو کہ اب انگریزی سوسائٹیوں کی بیحیائی حد سے بڑھ گئی ہے تھیٹروں میں تماشہ کرنے والی عورتیں یہاں تک کپڑے اتار دیتی ہیں کہ ان کے بالکل برہنہ ہو جانے میں صرف انیس بیس کا فرق باقی رہتا ہے۔ تعجب ہے کہ آزادی کی پتلیاں اور تہذیب کی دیویاں تماشہ گاہوں میں اس بیحیائی کو دور کرنیکی طرف متوجہ نہیں ہوتیں بلکہ اس قسم کے نظاروں کے وقت صرف ناز سے گردن نیچی کر کے بیٹھ رہتی ہیں۔ تف ہے ایسی بیغیرتی و بیحیائی پر۔ ذرا عورتوں کو آزادی بخشوانے والے نیچری اپنی گردن میں منھ ڈالکر سوچیں کہ ہم خود کو ریفارمر سمجھ کر کیسے مسلمانوں کے دین میں رخنہ اندازیاں کر رہے ہیں تو ہمارا کیا حشر ہو گا اور خدا کی جناب میں کیا منہ دکھائینگے۔ لیے تیرے خدا کا غضب کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا جنہوں نے شیطان کا نائب بنکر ہزاروں مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور اسپر یہ ڈھٹائی کہ ہم ریفارمر ہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں اس قسم کے لوگ ضرور پیدا ہونگے جو خدا نے فرمایا ہے کہ وہ دعوی کرینگے کہ ہم لوگوں کی حالت کی اصلاح

مبارکباد شادی

قطعۂ تاریخ

بہ شادی خانہ آبادی حضرات والا صفت فضل الکریم محفوظ الکریم و منظور الکریم فرزندان نتیجۂ فکر جناب محمد یوسف خان صاحب آگرون ۱۰ از بنارس

مژدہ باد ای اہل عالم آمد فصل بہار
طرفہ گوید ہر سو مرغ خوش الحان عظیم

خوش نسیم صبحدم عیسیٰ نفس در اہتزاز
یافت ہیچون اختران شاخ گل جان نسیم

از نم نیسان فیض عالم بالا خوش
قطرۂ شبنم ہمہ آغوش گل در یتیم

از فروغ لالہ و گل سنبل و ریحان پاک
ہر چمن باشد نزہت افزا شکل گلزار نعیم

سالکے شنیدہ کوثر آمدہ در صحن باغ
جام ہر گردش ہمہ موج شد و تسنیم

مہر و سعید چنین ہر ساز
سبزہ کے صحن چمن سید شد اندر گلیم

در چنین فصل بہاران این گل دیگر شگفت
باد فیض و مغفرت از لطف کریم

کتخدا گشتند اکنون ہستہ محب دلنواز
مہر پرور مہربان مشفق مکرم مستقیم

ہر یکے فرحت فزای خلق با نفس نفیس
کی در اندر بود در حال گفتہ و شمیم

ہر سہ تن را بیاہ در آئین طرح شادی
یک کریم و یک فہیم و یک حلیم

صاحب اولاد ہم گردان زندگانی ہر دو
ہر شوہر بماند بشان تا حشر او جسم

مصرع تاریخ عقد شان بشنید ہم
جوڑی ہر سہ مبارکستہ الٰہی فضل سلیم

گفت ہاتف ہر یک ذیشان خود تاریخ عقد
بادا اللہ میمون عقد منظور الکریم
۱۹۰۱ عیسوی

ہر دیگر مصرع دیگر شنیدم از سروش
باد تہنیت از دل یک محفوظ الکریم
۱۹۰۱ عیسوی

بہر ثالث مصرع ثالث دل افسون بگفت
بادا یکایک مبارک شادی فضل الکریم
۱۹۰۱ عیسوی

ڈنکے کی چوٹ

سنو زمین میں جو ہو بارش کی ہے ؛ رحمت سمجھا حضرت باری کی ہے
حاسد کرنے سے ڈنکا نہیں کام اپنا ؛ نیت یہ سرا یکے باری کی ہے

اسی مہینے کی گذشتہ جمعہ

مرے نالون سے چپ ہیں مرغ خوش الحان نا بین
صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے مین

ڈنگ ڈنگ ڈگا ڈنگ ڈنگ (کان کھڑے کر کے) ہائین یہ ڈہول کی آواز کیسی کسیکی شادی تو نہین ہے - اجی ابی توبہ کرو آجکل شادی سے کیا تعلق شادیون کا ہونا تو جناب قبلہ صاحب کی تولید کی قدر ہو گیا یہ بجو کا منگلی لب اتنے ہو کر سچے پڑ گیا ہے کہ کسی صورت پیچھا چھوڑنا ہی نہین چاہتا - اور بالفرض اسکو بھی گوارا کر لیا جائے مگر ہمارے آجکل کے نوجوان لوگون نے تو ایسا کھرے گھاٹ سیکھ لیا ہے کہ تو بہ ہی بھلی - انہون نے کچھ ایسی باتین بیاہ کی ہین کر دی - جیسے بے رنگ نہ پھکری اور رنگ چوکھا آئے - کیا معنے کہ داڑھی منڈا سپید کپڑے پہن ہر دن نیل ڈال پانگ گیا جناب ایک پہر یری شعر کھیرا کان این رکھکر دھم سے رنڈی کے گھر جا آموجود ہوئے - رنڈی صاحبہ نے جلدی سے پان بنا کر پیش کیا - اور دریافت کیا کہ جناب کہان ملازم ہین تو لگے فرمانے کہ ہمیں کسیکی نوکری کی کیا ضرورت ہمارے والد تو فضل خدا سے اکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر ہین - جاگیر گاؤن زمینداری بھی ہے - اور علاقہ خام خام کے تو وہ بالکل مالک ہین -

لوگ لالا کر روپے ہماری کیکڑون قدرین چڑھاتے ہین - پہر ہمین کسیکی نوکری کی کیا پروا - مگر افسوس تو یہ ہے کہ آجکل کی نوجوان کچھ ایسی طرح ہین کہ الگ دا ڈن پر چڑھ گئین - اور جھکیلہ داری ہنسنے کے شوق مین ناک کے خلاف جب باپ نکاح کر بیٹھین - تھوڑے دن تو خوب آرام سے گذرے سال بھر کے بعد دو ہی چرا نی بکی اور عشق کی سیل سے پالا پڑا - اس بچاری نے اسکو بھی غنیمت جانا مگر ہمارے نوجوان شیر اسباب کو کب ماننے والے ہین اور انہون نے جھٹ ہاتھ پکڑ کر نکال باہر کیا - وہ بھی جھٹ دھوبی بیٹا چاند منہ دھو دیا کر گھر پہ رونق افروز ہو گئین - نوجوان الگ سو چیون کو تا ڈ دیکھ ٹہل قدمی کر چل کھڑے ہوئے کہیے کیسا بیاہ ہوا - پہر جبکہ اس صورت کی شادیان ہون تو ڈہول کی آواز کہان سے آئے - حضرت تو پہر کیا چرچہ معاشون کے زور کا ڈنکا بج رہا ہے - اجی توبہ کرو - ہمارا چالاک پولیس چند دن کو کب چھوڑ نیوالا ہے - ہمارا نہین ابہی دس بارہ یوم کا عرصہ ہوا ہوگا کہ چار یا پانچ ڈاکو جاری ہوشیار پولیس نے گرفتار کر لئے پہر اونچے زور کے ڈنکے کی آواز کیون آنے لگی تو پہر کیا کسیکا مال و منال چھین جانے کی سرنا نار شادی کی جا رہی ہے - واہ اسکی شادی کو کیجاتی ہے زیادہ تر ہر خاص و عام ہو گیا ہے کہ خدا کی کیا کرنا فرض ہے - پہر اسکی شادی کی کیا ضرورت - یہ تو ہر خاص و عام پر روشن ہو گیا کہ اون کے اشارے لوگون نے کیا چھپے - مانت شادیت مین کیا کیا نہین کیا - مگر جب رحمدل حاکم نے اسپر بھی چشم نمائی - پہر اسکی کیا شادی ہوتی - تو کیا یہ آواز ہمارے کپتان ذلیشان حالا ورد اخطا کند ارموت شعار جناب محمد شاہ خان صاحب بہادر کے نقارۂ اقبال کی آواز ہے - جس وہ تمنے بھی کہا ہے پرکی اضراری ہے - ہمارے کپتان بہادر موجود وہ بالاکی سے دارن لگے سامنے قرقچالی پر دقت

دست لے کے ہو رہتا ہے اونکی ترقی کی پیشین گوئی نہ ہم اکثر ہر چند مین کر چکے ہین مگر خدا کا شکر ہے اوس نے ہمین سچا ثابت کیا پہر اون کی اقبال کا کیا کہنا۔ تو کیا یہ منہ کے سیٹھ نے جو ہمارے سرکار دولتمدار حضور پر نور والئے رامپور کے رو کا ہو نیکا جہونجہنا دیا تہا اوسکا نقارہ ہے۔ واللہ کیا کہنے ہین وہ تو بڑی دہوم سے بجایا گیا۔ اوس سے اور نقارہ سے کیا تعلق اور منہ کے سیٹھ تو ابہی رامپور مین ہے تشریف رکہتے ہین۔ تو کیا یہ ارباب نشاط کے گہر خوشی کے شگل لگائے جا رہے ہین۔ واہ صاحب اس بات کو تو کئی دن کا عرصہ ہوا کہ ارباب نشاط کی تنخواہ جو سرکار سے کسی خفگی کی وجہ سے بند کر دی تہی پہر کہولدی پہر اوس سے اور نقارہ سے کیا تعلق۔ تو کیا کوئی لڑائی ہونیکا ڈنکا ہے۔ اجی واہ وہ تو کئی دن ہوئے کہ ولایتی نجمین بازار مین لڑائی ہو گئی اور ایسی ہوئے کہ خوب ہوئی اور کئی ایک شفا خانہ پہنچ گئے۔ تو کیا کوئی ڈہنڈورا پیٹ رہا ہے۔ حضرت یہ تو کئی ہفتہ ہوئے کہ ڈہنڈورا پیٹ گیا کہ جسوقت سرکار سوار ہونگی اور کوئی شخص بادو کا نذرانہ واسطے تعظیم کے نکھڑا ہو تو سخت سزا ہوگا۔ پہر اوسکا کیا ذکر۔ تو کیا یہ نامہ نگارون کی زور کا ڈنکا یا اخباروں کے شور کا باجا بج رہا ہے۔ ہان ہان یہ ضرور ہے آجکل کچہ نامہ نگارون کا وہ زور ہے کہ خدا کی پناہ جسنے لیاقت ہونا تو درکنار اردو درد کی جا لکہ رکہی ہے چار پانچ واہیات لفظ یاد کرلئے اور فلانے پیچ اور ڈہینگے پیچ لکہکر جہٹ نامہ نگار بن گئے اگر یہی نامہ نگاری اور مضمون نگاری ہے تو ہمارا اسکو سلام ہے ہم جیسے کسی صاحب نے مضمون نگار نے ہمارا اخباری نام لوٹ پہیر کر اپنا کرلیا اور اسپر طرہ یہ کہ جو مضمون ہمارا اخبار جام جمشید مرادآباد مین شائع ہوا تہا وہی کو لوٹ پہیر کر کے اپنے نام سے دوسرے اخبار کو روانہ کردیا ذرا ان آجکل

کے مضمون نگارون پر ہمکو برین ضرور افسوس اون ایڈیٹرون پر بہی کرتا ہون کہ جو ایسے واہیات مضامین کہ جس مین نہ رفاہ عام نہ کوئی دلچسپی نہ کوئی خبر نہ مضمون نگار کا شہرت یا لیاقت پہر ایسے فضول مضامین شائع کرنے سے کیون اخبار کو لچر بناتے ہین اور نامہ نگار تو گویا جہام تماشا بن جانتے ہین کہ اون کا مضمون شائع اخبار ہوگیا۔ تاکہ مشہور ہون ہزار وہین ہم لمبے ہین پانچوین سوارو ہین۔

جالاک و طرار سچا نامہ نگار از ریاست رامپور

سامان کربلا ہی قیامت کا سین ہے

ڈیر بہچہا و تسلیم۔ ذرا انجناب کی تو سنئے۔ ماہ دولت نے ہزارون دکہ ملک شہر دیکہ تو اے سیکڑون قصبون کی ہوا کہا چکے۔ غرضکہ زمانہ بہر کی خاک چہان ماری لیکن حضرت ناسک سا شہر آجتک انجناب کی نظر سے نہین گذرا۔ ارے ہان شہر کیا ہے سچ سامان کربلا ہے قیامت کا سین ہے۔ سنئے کہ وہان بڑے بڑے رئیس اعظم اونچی اونچی ناک والے ہواکھاتے ہین مگر سچ ہے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے۔

ان سے یہ نہین ہوسکتا کہ شہر مین دو چار جگہ پانی کا انتظام کر دین۔ اگر چاہین تو سب کچہ کرسکتے ہین لیکن حضرت انمین رحم کا مادہ ہو تب نا خدا ہمسا ناسک والے کرنسی جی کے بنے ہوئے ہین رحم تو ان مین چہو نہین گیا۔ تو ہو تو یہ انجناب کہ جو قسمت نے رنگ دکہایا تو شہر ناسک جا نکلے وہان پہونچتے ہی سر گشتی شروع کی جدہر دیکہو جہان جہان تک وہان ناک غور کر دیکہتے پہلے تو بارہ بجنگئے۔ اب جو دہوپ کی شدت ہوئی تو ایک دم نس سے پوچہا کو پانی نہین ملی جہنگا۔ فرمانے شریف کہا جواب

دیتے ہین کہ میان پانی آنکہو نہین۔ یہ کلمہ سنتے ہی بدبخت کی آنکہون مین پانی بہر آیا۔ خدا جہوٹ نہ بلائے کہین سو مکان تو پانی کے لئے انجناب پہرے ہونگے مگر کسی خدا کے بندہ نے پانی نہین دیا۔ پہر درویش بیجان دریا کنارے ندی پر گئے (جو شہر سے کسی قدر فاصلہ پر ہے) وہان جاکر پانی پیا اور پانی پی پی کر شہر والون کو دعائین دین کہ خدا انکو راستہ پر لائے۔ اور انمین کسی قدر انسانیت آجائے وغیرہ وغیرہ۔ بہیا ماہ دولت ندی سے سیدہا اسٹیشن ہی پر آگیا اب پہر تو شہر کی طرف رخ ہی نہین کیا ٹکٹ لیکر اسی منزل مقصود کو پہونچ گیا یہ واقعہ آپکو لکہا کہ عموماً اہل ناسک اور خصوصاً وہان کے مسلمانون کو تہوڑی بہت غیرت آجائے اور وہ مسافرون کے لئے پانی کا معقول انتظام کر دین تاکہ ان کے لئے نہ ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہو۔

ایک ستمگار

چہو پہونک جادو دور کہڑی

در حقیقت میان بی بی کی لڑائی بہی جنگ چین ہارٹ نسوال سے کم نہین وہ بہی سناتا ہوں کہ نہ جور (دیکہو) محلہ جاون مین دوپہر کے وقت میان بی بی ہم طرح جہوٹی جہوٹی مین دال بہی ڑہ وہ زور آزمایان ہو رہی ہین کہ اب تمام ختم ہو گا۔ مگر آپ جانئے فضل الہی ایک طرف محمد ثنا ثانی ایک طرف۔ میان حجام زادے بہی گہورتے تہے۔ مگر ہم روپی سب سے زیادہ نکالا ہوا نہین۔ جان صاحب میان اندر سے باہر ہو گئے اور پانی کہر بہی سے فرمانے لگے کہ میرے گہر سے نکل جا اپنی آبان باوا کے گہر چلی جا۔ تو ایسی ہے تو دبی ہے تیری ماں ہے تو دو ون ہے۔ اور ادہر جورو جی بہی کمبخت سے باہر ہو گئین۔ اور مخو پہر بولین کہ ارے کمبخت طرح طرح سے ہٹے گہر۔ جہو کو بہی ابتر ان نہ سکیئے

گئیں کہ اچھا میں تو گھر سے نکلتی ہی ہوں مگر تجھکو بھی
خانہ بدوش کرکے چھوڑونگی۔ غرض اسی تو تو میں میں
سے بی صاحبہ نے اپنے چھپر میں آگ لگادی۔ پھر کیا
تہا سے میرا بہیا تو جل اور میں چلی۔ سارا گھر جل گیا
اور محلہ بھر پہونچے کا پہاڑ بن گیا۔ ایک گھر میں شادی
کا سامان چاول وغیرہ رکھے تھے سب کے سب قدرت
نے بہون بہلس دئے پانچ گھر تو نہیں سخت آتشزدگی
ہوئی گھر کی ایک چیز بھی نہیں بچی بی صاحبہ نے اپنے
گھر کی حجامت کرنے کے علاوہ اور دوسرے پڑوس کی
بھی حجامت کردی آخر کار محلہ کی امداد پہونچی۔ آگ
فرو ہوگئی۔ خیریت گذری کہ علاوہ مالی نقصان کے
جانوں کو نقصان نہیں پہونچا۔ بی اکبری خانم نے سمجھا
ہوگا کہ اب گھر کی چیزیں پرانی ہوگئی ہیں اس لئے
آگ لگا دو پہر دیتا ہوں چیزیں جل جائیں گی اپنے
جہانوں سے نئی نئی چیزیں لے لیں گے بی صاحب
کے صدقے میں اور دوسرے پڑوس کا ذکر ولتر بھی دور
ہوگیا۔ اپنے جہانوں سے نئی چیزیں لینے کی مستحق
ہوسکتے مگر بالفعل تو سب کے سب یک بینی و دو گوش
سر کھجلاتے کھڑے رہینگے۔ اور جار و چھپر پہونک
الگ ہوگئیں۔

قسم

س م - ن - ا - ا - ہنجوری

محبت کیا چیز ہے

پنچ جی کے سرپنچ مولانا پنچا در صاحب۔ السلام
علیکم مزاج شریف۔ الحمدللہ مزاج حضور فرمائیے
بعد مدت کے کیسے تشریف آوری ہوئی خیر تو ہے۔ ابھی
حضرت کچھ نہ پوچھئے آجکل حیرت و تفکر کے گرداب
میں مستغرق ہوں کیا کہوں کچھ کہنے کی بات نہیں۔
عجب کشمکش میں جان پہنسی ہے دنیا کے چال چلن
اور وضع کو دیکھکر ہوش پراگندہ ہوئے جاتے ہیں کیا
عقل کام نہیں کرتی و تکرار کہوں یا بات کروں۔
(پنچ) براہ عنایت میرے حال پر رحم کرو اس
سمع خراشی ناسزا سے مجھے معاف رکھئے اگر کچھ
عرض معروض کرنی منظور ہے تو صاف صاف طور
سے سمجھئے پر گول گول باتیں و قانون کیسی پشتو میری
سمجھ میں مطلق نہیں آتی اگر ایسے ہی معمات موہوم
حل کرانے منظور ہیں تو پیر پنچر کے کسی شاگرد رشید
کی خدمت میں جاکر التماس کرو کیونکہ خواب فراموش
کی تعبیر دینا ہم ہی پہونچی ہے چنانچہ آپ جیسے ایک مہربان
کل تشریف لائے تھے جو اس شعر کی ردیف و قافیہ پر
بحث کرنے تھے ؎
کب کسی کی وہ بات مانتے ہیں ۔ ایک بہائی سہہ نہ کچھ دیتے ہیں
جس وقت اس شعر مصنفہ کسی استاد مسلم الثبوت
کو سنا میرے تو ہواس باختہ ہوگئے اوسان کا
نشان نہ رہا عجب عالم حیرت میں تہا کہ یا خدا ردیف
کرو ردیف ہی کہوں یا قافیہ بھی غرضکہ جب قافیہ کی بحث
پر قافیہ بہت تنگ آگیا مجبوراً پیر پنچر کی خدمت میں
جلنے کے علی ہذا القیاس آنجناب بھی اوسی طرف کو
راہی ہوجئے ورنہ صاف صاف مطلب بیان کیجئے
ابھی حضرت بگڑتے کیوں ہو آمدم بر سر مطلب
باشندگان روئے زمین کل کائنات کو باعث
اظہار محبت و عشق بیان کرتے ہیں اور بموجب قاعدہ
کلیہ میں بھی اسکو درست کہتا ہوں مگر نہیں معلوم جب
پرستی ہوسنی عشق مجازی یا حسن پرستی کے پیرایہ
میں لفظ عشق کو کیوں استعمال کیا ہے آجکل عشق جہاں
تک خیال جاتا ہے و نیز محاورہ میں سوائے ہوا و
بازی پر پیروبیان ہوشربا و گلزار خان یکتا تر رو نگاہ
سے اور کسی جانور کا نام ہی نہیں اور تا حد علم یقین
عشق و محبت سوائے ماہ و پہر کے و لکے انکہین
نشان کو بھی بموجب قصہ ہائیس زمانہ سلف و حکایات
عہد گذشتہ تو البتہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی و کتا یا
تہا کہ وہ نہیں اپنے محبوب کا جوش الفت ایسا تہا
کہ بیان سے باہر اور تحریر سے سوا ہے مگر وہ زمانہ ہی
تہا ع چہ نسبت خاک را از عالم پاک۔ اگر اس وقت
کو اوس گذشتہ زمانہ سے نسبت دیجائے تو دن
رات کا فرق ہوگا کیونکہ باستثنا مہرخوبان اور بیگمی
و تمامی کائنات روئے زمین کی محبت کہ جسمیں شفقت
عیال و اطفال وغیرہ بھی مستعمل ہے محبت باقی ہے
مگر بمقابلہ زمانہ گذشتہ کے کسیقدر کم۔
اس امر کا ذرات تجربہ ہو رہا ہے کہ ان کی
صد ہا قسم کا عشق ہے لیکن اس صورت میں عشق جسمانی
کے سوا اور کسی عشق کو عشق نہیں کہتے اور اگر کہتے
ہیں تو شوق کے نام سے نامزد کرتے ہیں اس لحاظ
سے عشق اور شوق میں فرق ہوا مگر حضرت میر مرحوم
مغفور کا مقولہ ہے ؎
محبت بن اس جا نہ آیا کوئی ۔ محبت سے خالی نہ پایا کوئی
اس شعر کے مطلب پر غور کرنے سے تو صاف ظاہر
ہوگیا کہ عشق سے کوئی بشر خالی نہیں اور اس بات کو
ہر فرد بشر جانتا ہے کہ دنیا کے کل انسان حیوان و من
سے الفت نہیں رکھ سکتے اور عشق سوائے عشق پریشانی
اور کسی شے کا نام نہیں جو انسان معشوقان
سے تعلق نہیں رکھتے وہ شخص محبت سے بالکل خالی
ہیں اور بقول استاد میر مسطور الصدر محبت سے
کوئی متنفس خالی نہ ہونا چاہئے اس لحاظ سے قول
کی صداقت معلوم ہوئی۔
پنچ۔ آپ نے اسوقت جو کچھ فرمایا میں نے اوس
کو بغور سنا کہا اب یہ فرمائیے کہ آپ اس کا جواب چاہتے
ہیں اگر یہی ارادہ ہے سمجھئے ہوش کی دوائے غفلت
سے ہم ہلکا ہوگا اس طرف متوجہ ہوجئے اگرچہ ہا ہا رہ
حرف ہے مگر قابل غور و ملاحظہ ہے۔ اگرچہ شوق و
عشق میں چندا فرق نہیں لیکن قاعدہ عام ہے کہ
لفظ غلط العام فصیح قرار دیا جاتا ہے پس بہ کسیکو

کسی طرف توجہ ہے اور اوسکا اشتیاق اوس کے دل مین ہے اوسکا نام عشق ہے اگرچہ کثرت استعمال سے لفظ عشق زمانہ موجودہ مین کیا بلکہ عرصہ دراز سے کہ جس کی حد قایم نہین ہوسکتی حسین انسان کی محبت کا نام رکہا گیا ہے لیکن یہ کچہ خطا و قصور غلطی مین شامل نہین کیونکہ یہ بہی عشق ہے البتہ جو لوگ اسی عشق کو عشق تصور کرتے ہین وہ غلطی پر ہین پس انسان کو جس قسم کا بہی اشتیاق ہو اوسی کا نام عشق ہے سچ ہا تہہ لاؤ دستاو کیون کیسی ہی —

الہی آج کیا اس سینۂ سوزاں مین جلتا ہے
دہواں لوگ قلم سے لفظ لکہنی مین نکلتا ہے

م ۔ ا ۔ ن ۔ عشرت دیوبند

کرین ڈاڑھی والے
پکڑے جائین موچہون والے

مضمون تو ایم ۔ ایچ صاحب نے شایع کروایا تہا بیچارے آزاد کا تخون کو یقین ہی نہین بلکہ حق الیقین ہوگیا کہ یہ انہین حضرت کی شرارت ہے ہم نے اوس کی تردید مین ایک پرائیویٹ چٹہی بہی مینیجر کی خدمت مین ارسال کی مگر افسوس وہ اور اون کے برخوردار صاحب تو امنا صدقنا کہکر ایمان لے آئے خیر وہم کا تو کچہ علاج ہی نہین ہے ۔ مگر ہان مینیجر صاحب سے اتنا تو ضرور دریافت کرتا ہون ۔ کیا ہم کو بعینہ نے کاٹا تہا ۔ جو ہم فضول اون کے مدرسہ کا ذکر اوڑاتے اور یہ تو ہم ایک مدت سے سمجہے بیٹہے ہین جیسی مسلمانون کی ابتر حالت ہے ویسے ہی اون کے خراب کام بہی ہین ۔ جب اسکول سے ہم کو کسی قسم کا تعلق تہا اوس وقت ہم نے کچہ لکہا تہا سب کچہ تہا ۔ مینجر صاحب کو اون اسکول کی حالت دکہائین اور اون کے کچہ اکہین کہین ساتہ جو ہم نے اپنا بوریا بندہنا اسکول سے اوٹہا دیا ۔ کچہ پرواہ نہین آپ جانے اوس کے صحن مین ہی کیون نہ لونڈون کے ساتہ کشتم کشتا ہو رہا اب خوب بت پہیری کرو ہمین کچہ غرض مطلب نہین ؎

بلبل نے آشیانہ چمن سے اوٹہا دیا
اوس کی بلا سے بوم رہے یا ہما رہے

مگر ہان آپ بہی ما بدولت اسکول کے نادان دوستون مین نہین جو اوس کے جا اور بیجا سب پر نہین بجا بجا کر اور چوتڑ پیٹ پیٹ تعریف کرنے لگین ۔ ہان البتہ اوس کے دانا دشمن ضرور ہین اوس کی برائی سے مینجر کو آگاہ کرنیوالے اور بہلائی سے خوش ہونیوالے ۔ جس نے یہ مثل کہی ہے بالکل سچ ہے "گہر کا بہیدی لنکا ڈہاے" مینجر صاحب اگر ذرا بہی اپنے دوستون پر گہری نظر ڈال جاتے تو ضرور معلوم ہو جاتا جن حضرت کی یہ چہ میگوئیان ہین اور سمجہ بہی گئے ہون تو کچہ تعجب تہوڑی ہے اور شاید اسکا ذکر اسوجہ سے کسی سے نہ کیا ہوگا کہ یار لوگ قہقہے نہ اوڑاوین اور ان کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ توجہ مدرسہ کے خیر خواہ تہے وہی بدخواہ ہوگئے ۔

مینجر صاحب کے برخوردار نے نہایت ہٹ دہرمی کی جو اونہون نے ہمارا نام لگایا اور یہ تو وہ مثل ہوئی ۔ ابیل مجہے مار ۔ خیر اگر اون کو ہمارے کہنے کا اعتبار نہین ہے تو یہی ہی سہی ؎

مین بہی جہوٹا مرے شکوے بہی سراسر جہوٹے
تمہین سچے سہی اس بات کا جہگڑا کیا ہے

بفرض محال اگر وہ مین نے ہی لکہا تو پہر بتلائیے کیا جہوٹ ہے ۔ ہان اگر واقعی جہوٹ ہے تو اوس کی تردید کیجئے ورنہ الخاموشی نیم رضا گہر مین بیٹہے رہیے اور گپ شپ ادہر ادہر کی ہانکئے ۔

مین بہی سچا مرے شکوے بہی سراسر سچے
تم تو جہوٹے ہو پہر اس بات کا شکوہ کیا ہے

آزاد

مولانا فرخ صاحب تسلیم ۔ قبل اس کے مین نے مولوی محمد علی مدرس مدرسہ رحمانیہ سلطان پور کا حال لکہا تہا ۔ یہان تک تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ لوگون نے اوس عورت سے نکاح پڑہا دینے کے لئے حکیم مسلم کو راضی کرنا چاہا ہے پہر کیف مولوی مسلم صاحب بہی راضی ہوئے مگر اوس عورت نے نہ مانا کہدیا کہ ہم نکاح مولوی محمد علی سے پڑہا دین گے آخر سب اپنا منہ لیکر رہ گئے اور دسوین شب جمعہ کو مولوی محمد علی کا نکاح مسماۃ مذکورہ کے ساتہ ہو گیا اور پندرہ شب صبح کو مولوی محمد علی نے اپنے ساتہیون کا دعوت کیا ۔ مولوی صاحب اوس عورت کو لیکر دوسرے محلہ مین مقیم ہین ۔

نیاز مند
ع ۔ ق ۔ نور وحدت از چہاونی دانا پور

دانا پور کا محرم انیجاب کی
گیدڑ گشتی

حرام خورون کے سرکوب میرے پیارے مولانا جو شاد اللہ توفیقکم ۔ دل غمزدہ کا پہلے سلام لیجئے پہر ذکر ابتدا ماہ محرم شریف سے کہ اول عشرہ نام امام علیہ السلام سے بہر ہے سرچہ گیا اپنی حاجت

بحر مین صلوٰۃ وسلام پر دوح پنجتن پاک علیہم السلام
پڑہکر یہ شعر گردان ڈالیے سب بیچ اسے رب بحریے
الجلیس لعین پر لعنت ۔ اوسکے پیرو پر مقلدون مین
پر لعنت ۔ اور ذرا اسطرف متوجہ ہوکر جو کچھ واقعات
انجناب کی گیدڑ گشتی مین گذرے سُن لیجئے
چاند ماہ محرم سال نو کا وقت نمود پر آگیا کرو نکے
کی چوٹ سے پہلے ہمارے خیر خواہ گورنمنٹ
.... ہر دل عزیز نے یہ منادی کا سُنادی کہ کوئی
حربہ بجز ایسی لکڑی کے کہ دو ہاتہ سے کم ہو اکہاڑے
مین نہ نکلے اور نہ کوئی اکہاڑے نشہ سے پئے
انجناب نے انیر غدر شریف کو فوراً تفحص سے
اسپشل ٹرین پر چڑہا دیا تو یہ دورود یا کر غالباً
یہ خیال کرکے کہ رعایا بوجہ ظلم ظالمین ملعون کے
اپنی جان سے بیزار ہے اب لہو کا امنگ کا رنگ
آنکھون مین جم جائے اور آپسمین جو حق کرتے ہوئے
خون کا ندی نالا نہ بہانے لگین منادی کردی ہے
دیکھئے حفاظت اس کو کہتے ہین کیا کہنا باکا خرہ
اطمینان کلی پر اجازت بدیگئی مگر واہ رے لال جھنڈے
ہین بڑے چالباز ہتھوڑے سے ہمیشہ کا وہ ڈہیر لگ گیا
کہ نوین شب تک اکہاڑے کے رنگ مین بہنگ
پڑگیا البتہ دسوین شب کو پانچ چھ اکہاڑے اس
وہم و اوہام سے نکل پڑے کہ مجری جلوس کا
رنگ جم گیا اور خوب خوب پٹے بازی کے ہاتہ چلے
مگر تماشہ بینون کو یا مظہر العجائب ہاتہی مہ مہاوت
غائب کا وظیفہ پڑہنا پڑا وہ یہ ہوا کہ ایک اکہاڑے
مین ہاتہی تہا اوس کی جہول مین کسی مشعلچی یا بہتی
کے آگ ہو گئی پہر کیا تہا بڑی پیلی تک ہاتہی سدہ مہاوت
جلکر خاک سیاہ شدہ وہ تو خیر ہی گذری کہ ہاتہی
سب تماشائی بچ گئے ۔ اب ذرا گرم گرم کرکے
امام باڑہ شریف کیطرف سے خبر ہیجئے امام باڑہ
ماشا اللّٰہ ایسا دیا نہین مشہور ستر ہ سو روپیہ
کی آمدنی کی معاش وقف ہے اور آپ یہ تو ضرور
سمجھ گئے ہونگے کہ سبیل خرچ کون کون ہے
مگر لوگ کہتے ہین کہ پہلکار خدایا ایسا زمانہ آگیا ہے
کہ جس کے ہاتہ مال وقف پڑا فرعون بے سروسامان
ہوگیا حتیٰ کہ باپ دادے کا مال سمجھکر تقسیم کی ٹہہرا
لیتا ہے اور خرچ عشرہ سات آٹہ رہا کی اور بہتیرا
بین کر اپنا لگاکر رکہلی ہے یہ سچ ہے فکر ہر کس بقدر
ہمت اوست ہے اسکا ملاحظہ جس کا فرض منصبی
محافظت ہے دیکھ لیگا ۔ مارا ازین چہ ۔ خیر جس
کا ذکر کر چکا اوسمین پہلے سے جو جو سوز تحت اللفظ
پڑہتے ہین وہ تو جانین دام و دام
فقط واہ واہ واہ تجمل سمجھے سے بیان ہے
ہے جیدلی اور سستی ہی دوبان نازک مزاج
خوش پسندی وہ چونکہ وہ لوگ اپنا تعلق امام باڑہ
عہدے سے زیادہ رکھتے ہین ایک عرضی غریبی کی
بخدمت متولی صاحب بایں استدعا گذرانی کہ
عہدی محتاج مرمت ہے دو ڈہائی جہرہ شاہی
نظر رحم کرم سے اسطرف رکہ کا دیکھو اگرچہ مین
مادہ رحم ہے مگر جب آپ پر رحم نہین تو دوسرون
پر کیونکر بس یہ سمجھکر کہ نئی سے سوم بہلا کہ چلے گئے
جواب منکر ہوگئے بس کیا رہا بابان خلیفہ مرثیہ نے
بہی لگا سا جواب دیدیا اب کرین تو کیا آگے نا تہہ نہ
پیچھے لگہا سٹ ٹہا کر ایک جو کی سوز خوان ٹہیا سا تو نین
شب سے مقرر فرمائی اور ایک منقبہ تحت لفظی شی
ترس بندوق والا خدا جانے کیونکر اُن کے سر تھے
چڑہ گیا بڑے آن بان سے آرو بکہارہ تاؤ اوسکا
اور اوس سے تبرائی مرثیہ پڑہا ڈالا بس کیا
تہا بیچ آگ ہی لگ گئی سبہون کے جان مین ۔
خیر خیریت ہوئی کہ وہ اور نکچھو ہوگئے ۔ آپ خدا جانے
کیا راز تہا کہ بانکا ٹہا کر نوین شب کو سوز خوان صاحب
اور نکچھو رہے کہ سامین اب اُٹہے اب آئے کا
رستہ دیکھتے بیدم ہوگئے آخر متولی صاحب نے
سوز خوان منقبہ رو بہی ہوتے کر خوب منایا سمجھایا
بہلایا کہ بہیا عزت رکہلو آبرو رکہلو کچھ پڑہ دو
غرض یہ خیال نہ کہا کہ قول مردان جان دارد ۔ اونکو
آنٹ پر چڑہ گئے ہان کیون نہ چڑہتے منظور
تو دکہلانی قابلیت تہی اور قابلیت مین خنک کیسا
چھوڑی کا صاف کر نیوالا اور سوز خوانی بہلا یہ
قابلیت نہین تو اور کیا غرض متولی صاحب کی
عزت کہول اب شب دہم فیضان کی آگئی سوز خوان
بہی سوز و گداز مین بہرے ہوئے آئے انہون
نے اور تحت اللفظ ایک نوحہ کے نے وہ نام معلوم نہین
باعتبار عمر زیادہ تحسین کے قابل خوب دل کہول کر
پڑہا اور آخر مین ایک شخص نے مرثیہ مصنفہ جناب
شاہ محمد اکبر صاحب سجادہ نشین خانقاہ دانا پور مدظلہ
کا پڑہا سبحان اللہ سبحان اللہ عجب کیفیت تہی کہ
ہر شخص فیضان وقت سے موثر تہا مگر چچا کا حال
دیکھو نہ برہا کیطرح ہر دنیا رنگ بدلتا رہا اور
ایسا اگر جائے ادب نہ ہوتا تو بعض شب ایجانب
لشکر تمام زیر اوکل کر غلیظ کر دیتا اور دنیان کی ایسی
ٹہیری کہ ماشاء دماشہ اوسمین بہی نام کو گرمی نہ تری
بلکہ آزائش کسیلی سڑی کہ خوب چبا چبا کر باتین کرین
اور موزون چکہ چکہ کر کہا مین نے کہ مسلق حلق سے اوتار
ڈالتین ۔ کیکچر ہ فقرون کو آدہا پیٹ ملا مگر ہان اور
سال سے کچھ اچہا اور سبیل کی ایسی کہ وہ نہین خود
ہی العطش العطش سے جان پر بنی تہی دوسرون
کو کہان سے ملے ۔ عہدی اسسال بڑے وہوم
دہام چہک دمک سے نکلی کہ حاسدین مثل ہاتہی مع
مہاوت جل کر خاک تو نہ ہوئے مگر سیاہ رو ہوکر
پیچ و تاب کہانے لگے اور یہ تدبیر کرنی شروع کی کہ
وہان مجلس مرثیہ خوانی نہ جمے اور سب جہین تو پہرے
یہان مگر اس سے برا کیا ہے سوانے اسکے

کے کر حاسد وہ آگ مین جلے۔ لیکن آپ گبرایئے تو ضرور ہون گے کہ یہ سامان آیا۔ تو کہان سے ہان یہ بہی بتائے دیتا ہون کہ مسمی نبی جان صاحب نے باوجود معمولی استطاعت دام و درمے قدمے سخنے ایسی جان لڑاو کہ جزاک اللہ خیرا لیکن افسوس یہ ہے کہ لوگون نے قدر دلی سے بیچارے کا مزاج و جوش سرد کر دیا اب دیکہین آیندہ سال چہ میگذرد کا سلام لیجئے رخصت مگر یہ بہی اپنے بہائی مسلمانون سے پوچہہ لیتا ہون کہ کیا حمیت اسلامی یہی ہے کہ اسد میان کا حلال حرام خواری مین جائے اور کب تک۔

(باقی آیندہ)

السدری قدرت تیری داس کا تماشا
کیا چین ہے کیا عیش ہے کیا لطف ہا ہا

کی جیب مین تہی عداوت کا پنجہ منطقی طبہم منزاہ تحسیما
ع ---- ق ---- نور وحدت - چہاونی واناپرسہ

نایاب کتابین

سفرنامہ نکالم آرمینیا دول ثلاثہ کی سیئہ زوریان اور امیر المومنین کا ثبات و استقلال مردانہ - قیمت عہ زبان انگریزی ۱۰ر
حالات استنبول و قسطنطنیہ - محبان خلافت کے دیکہنے کے قابل ہے قیمت عہ
واقعات روم - عثمانیہ قوم کی ترقیون کا اجمالی ذکر اور سلطنت عثمانیہ اور روس کی باہمی جنگ اور ریاستون کے موجودہ حالات - نہایت جامع و مانع کتاب ہے قیمت ۸ر
المشتہر
مولوی انشاء اللہ مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

اسلامی دنیا

خلیج جدید سے خبر آئی ہے کہ ایک تاجر مسمی سید حسین گماشتہ شیخ عبدالرحمن ایک مصری جہاز موسوم محلہ پر اپنا تجارتی مال لادے آرہا تہا جب علاقہ شیخ یونس مین پہنچا تو باد مخالف کے جہوکون سے ڈگمگانے لگا ہرچند اسکے بچانیکی کوشش کیگئی مگر تمام سامان غرق ہوگیا - ہان اسپر جو آدمی تہے انکی زندگی تہی کہ برطش پیرتی سے کشتیان وارد ہوگئین جنہون نے وقت پر پہنچکر سب کی جانین بچالین۔

فرخ نام ایک اور جہاز گذشتہ شنبہ کی صبح کو علاقہ قاضی کوئی مین معہ سامان غرق ہوگیا مگر شکر ہے کہ آدمی کشتیون پر سوار ہوکر بچ گئے۔

یمن کے بندر دیزہ ۲ ہزار سپاہ رہنے کا جو حکم سلطانی جاری ہوا تہا اسکی تعمیل سے متعلق عثمانی جہاز فوج کو سوار کرکے بندر یمن پر لارہے ہین۔

بغداد مین حکومت سلطنت کی طرف سے انتظام کیاگیا ہے کہ تمام علاقہ کی عام گذرگاہون اور سڑکون پر فانوس لگائے جائین تاکہ خلق اللہ کو اندہیرے مین وقت تکلیف نہو۔

مسلمانان سنگاپور مدت سے التماس کر رہے تہے کہ ان کے ہان ایک ترکی قونصل مقرر کیا جائے - شکر ہے کہ آخر ان کی استدعا مقرون باجابت ہوئی - چنانچہ منظوری ہو چکی ہے اور عنقریب کسی لائق شخص کا اس خدمت پر تقرر عمل مین آنیوالا ہے۔

حلب کے بیت الاسلام مین دو ہزار قرش کی لاگت سے ایک حمام طالب علمون کی خاطر تیار کیا گیا ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین

چہاونی میرٹہ مین کہٹملون کے سوال پر گورنمنٹ عالیہ غور فرما رہی ہے - سوچ بچکر احکام نافذ ہونگے
سیالکوٹ کے نواح خطہ والی کے لوگ اقدامعد طاعون سے متنفر ہین - سرکاری امداد نہین چاہتے۔
حضور لیڈی کرزن صاحبہ ولایت مین ہین تین ماہ کے بعد یقیناً آغاز ستمبر تک ہندمین واپس آئینگی۔
جہاڑائی صاحبہ بہوپال نے ضلع سکول جبپیرہ کے طلباء کے لئے ایک ہسپتال بنا یکرہ ہزار روپیہ دیا۔
بمبئی ریلوے کا بڑا پل گولیگ کی کہائی پر ڈالا گیا امریکن کاریگری ہے لانصاحب بہائی افتتاح کیا
مدراس کے ضلع مدورا مین فرقہ ہائی شانار و مراوار کے درمیان پہر خونخوار فساد ہونیکی افواہ مشہور ہے
رنگون مین سرکاری ملازمت کا امتحان مقابلہ کے کاغذات ۵۰ ہزار پر فروخت ہوئے - چار آدمی پکڑے گئے جو ملازم سرکاری ملازم ہین - گویا مشتمل امتحان کے کاغذات تہے - امتحان ۳ جون کو تہا وہ رک گیا۔
مہیسور مین ایک عورت نے سوتیا ڈاہ کے باعث خاوند کی چہوٹی بیوی ہتہوڑہ سے کہوپڑی توڑ ڈالی ۱۰ ماہ قید سخت ملی۔
کلکتہ کے سررشتہ کرنسی مین ۲۳ مئی کو ۷ کروڑ ۱۰ لاکہ ۶۶ ہزار ۶۵۰ روپیہ نقد تہا - پونے ۷ کروڑ کا سونا تہا۔
بانڈ بچری سے ہندی قلیون کی بڑی تعداد جہازون مین لادکر میڈیگاسکر کو لیجا رہے ہین۔
میڈیکل کالج کلکتہ مین پرنسپل نے حکم دیا ہے وہی داخل کرینگے جنہون نے ایف۔ اے امتحان اول یا دوم ڈویژن پاس کیا ہو۔
بنارس کے مقدمہ جعل مین جو ایک معصوم عصمت پرنہا

حضور بیگم صاحبہ بھوپال کو افاقہ نہیں دعا یاد بڑھا۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہوا۔

حضور نواب سلطان جہان بیگم دختر وارث بھوپال ۵ برس کے بعد والدہ کو دیکھنے آئیں

قحط کمیشن کی رپورٹ بخدمت وزیر ہند بسیاد روانہ کر دی گئی ہند میں شائع ہونے میں دیر ہے

دہرہ دون میں ایک شخص مولوی عبد الحکیم کو ایک سال قید سخت کی سزا ملی ایک بندوق و خنجر بلا لیسنس کے رکھتا تھا۔

جگدلپور ولایتی کی سرک چترال کو جاتی ہے بارش سے سخت نقصان پہنچا لفٹننٹ گورنر کو حکم مرمت کرنے کا ہوا۔

امرتسر سے سرہالی تک ایک شاخ ریلوے بنانے کو بمبئی میں ایک کمپنی قائم ہوئی۔ ستلج کو عبور کر کے اسکو فیروزپور تک لیجا سکینگے۔

پنجاب میں تجویز ہے ایک ریلوے سیالکوٹ کو امرتسر تک بنائیں۔ سیر ورہ ظفروال اور نارووال بھی ملحق کئے جائینگے۔ ایک اور ضروری شاخ ریلوے نکالی گئی ہے جہلم۔ چکوال۔ تلہ گنگ۔ موسیٰ خیل میانوالی کو باہم ملحق کر دیگی۔

کراچی کے مقدمہ ڈکیتی میں ریلوے پولیس کے تینوں مجرم سزا پا گئے ۵۔۵ سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

پنجاب میں قواعد طاعون اور بھی نرم کئے گئے خالی کرانا جبریہ نہ ہوگا۔ اسسٹنٹ سرجن سے کمتر ڈاکٹر مقرر نہ کیا جائیگا۔

والیان ریاست ہند کے اعزاز سلامی توپ کا ترازو آف آرمز بحکم شاہ ہند دوبارہ نظر ثانی ہو رہی ہے۔

بریلی میں ایک جتھا عورتوں کا پکڑا گیا سال بھی بہت کچھ برآمد ہوا۔

اسٹیشن فیض آباد پر برف کا پارسل پھٹنے سے شام لال بکنگ کلارک کا بھائی سخت مجروح ہو کر مر گیا۔

اسسٹنٹ بریلی نے ہاسپیٹل اسسٹنٹ ولی محمد کو ۱۸ ماہ قید کی سزا دی اس نے واردات ضرب شدید کو بدنیتی سے خفیف حملہ بتایا تھا۔

کلکتہ میں اینگلو انڈین لڑکوں کو فن جہاز رانی میں ماہر کرنے کو ایک جہاز بہم پہنچانے کیلئے چندہ کیا گیا۔

امتحان مقابلہ سول سروس میسور میں ۳۰ سے ۱۰ پاس ہوئے ہیں گورنمنٹ میسور گرمائی تعطیلوں کے بعد ۱۰ جون کو کھولیگا۔

ہند میں تعداد قحط زدگان ۱۸۱۰۳۰ ہے پنجاب پچھلے ہفتے اور ۱۲۴۰۳۰ بڑھ گئے۔

ضلع گورداسپور میں ایک ہیڈ ڈاکٹر کو بعنوان انتظام طاعون کے متعلق سزائے قید کی خواہ ہوئی۔

رنگپور کے ایڈیٹر اخبار بانا پہ نے دہین کے اخبار وکیل کاش پر نالش لائبل کی۔ وارنٹ جاری ہوئے۔

لندہور کا مقدمہ تہنیت بخلاف مدعی فیصل ہوا۔ سب جج سہارنپور کا فیصلہ ۱۳۰ صفحہ پر ہے۔

کانپور کے مسٹر ہاف نے نامہ نگار تہرا کے معافی مانگ لینے پر لائبل کی نالش دائر کی تھی وہ واپس لی۔

والیان ریاست بوندی و اندور کی دربارہ رفع تکلیف عائد قحط وہ بڑی بدنامی ہوئی۔

رنگپور میں دو پولیس کنسٹبل ماخوذ ہے کہ ایک ۱۳ سالہ معصوم لڑکی کے ساتھ منہ کالا کیا۔

لارڈ کچنر صاحب موسم بہار آئندہ میں برلن سے واپس کمانڈر انچیف ہند مقرر کئے جائینگے۔

کلکتہ سے مولوی عبد السلام ایم اے کو یونیورسٹی اور ممبرانے ڈاکٹر لٹریچر کی ڈگری کے لئے منتخب کیا ہے

مراد آباد کے گنور جوالا پرشاد سیشن جج خلف راجہ جے کشن داس نے انتقال کیا۔

مہاراجہ بہادر میسور بیمار ہیں۔ کا نہایت شاہی سے کیا مہاراجہ میسور کی ۲۶ ویں سالگرہ منائینگی۔

پنجاب کی کل چندہ یادگار قیصرہ کلکتہ کو بھیجی گئی ہے

حضور لاٹ صاحب بنگالہ دوم ہفتہ جون ۱۰ اکو مالدہ میں تشریف لا رہے ہیں۔

نواب محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی نے افسوس چند روز کی بیماری کے بعد انتقال کیا۔

تانکیل (بنگالہ) میں شدید واردات ہوئی۔ بابو جادب چندر ہو مختار عدالت بھی گرفتار ہو گئے۔

جرمن کارخانہ کرپ کے ایجنٹ ہند میں آ۔ یہاں ریلیں اور انجن وغیرہ سستے ہم پہونچا دینگے۔

مدراسی اخبار رعایا بانی نے تحفہ بیلدار الشلد ۔۔ دشرا دنکور) پر الزام لگائے۔ لہذا اس پر نالش کی گئی

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲ جون	۲۲	۱۷	۱۳۲
۳ ״	۱۶	۲۰	۱۳۵
۴ ״	۱۸	۱۴۰	۱۴۰
۵ ״	۱۶	۱۴	۱۲۶
۶ ״	۱۹	۱۳	۱۲۲
۷ ״	۱۰	۱۳	۱۲۱
۸ ״	۱۷	۱۵	۱۲۵

مطبع جمشیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا